سوال: السلام علیکم کیا وتر کے بعد نوافل پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: مستحب امر یہی ہے کہ رات کی آخری نماز وتر کو بنایا جائے لیکن وتر کے بعد نفل نماز پڑھنا جائز ہے۔ شیخ صالح المنجد ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

سوال؛ میں رمضان میں تراویح پڑھاؤں گا، ہم آٹھ رکعات تراویح اور تین وتر ادا کریں گے انشاء اللہ، تو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فعل کی وجہ سے مجھ پر سونے سے قبل وتر کی ادائیگی واجب ہے یا مستحب؟ اگر میں رات کو تہجد ادا کرنا چاہوں تو کیا میرا تراویح سے وتروں کو موخر کرنا افضل ہے تاکہ تہجد کے بعد ادا کر سکوں، یا مجھے وتروں کی جماعت کروانی چاہیے اور اس میں ایک نفل کی نیت کر لوں اور مقتدی وتروں کی نیت کریں؟

الحمد للہ

مسلمان کے لیے مستحب ہے کہ اس کی رات میں آخری نماز وتر ہوں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(رات کی نماز میں آخری وتر ادا کیا کرو) صحیح بخاری حدیث نمبر (998) صحیح مسلم حدیث نمبر (751)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم استحباب اور افضلیت کے لیے ہے نہ کہ وجوب اور الزام کے لیے کیونکہ صحیح مسلم میں ہے کہ:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد بیٹھ کر دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (738)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

صحیح یہ ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وترووں کے بعد بیٹھ کر یہ دو رکعتیں وتروں کے بعد نماز کے جواز کے لیے ادا کی تھیں، اور نفلی نماز بیٹھ کر ادا کرنے کے جواز کے لیے پڑھی ہیں لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہمیشگی نہیں کی بلکہ ایک یا دو مرتبہ یا پھر کچھ بار ایسا کیا تھا۔۔۔۔

بخاری اور مسلم وغیرہ میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اور بہت سے دوسرے صحابہ کرام کی روایات میں یہ صراحت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات میں آخری نماز وتر ہوا کرتی تھی، اور اسی طرح صحیحین میں بہت ساری مشہور احادیث پائی جاتی ہیں جن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کو آخر میں پڑھنے کا حکم بھی دیا ہے جن میں سے چند ایک ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(رات کی آخری نماز وتر کو بناؤ)۔

اور ایک حدیث میں فرمان نبوی کچھ اس طرح ہے:

(رات کی نماز دو دو رکعت ہے، جب صبح ہونے کا خدشہ ہو تو ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرو)۔

اس کے علاوہ کئی ایک احادیث ہیں جن میں یہ بیان ہوا ہے تو ان احادیث کے ہوتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں یہ گمان کیسے ہو سکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ وتروں کے بعد دو رکعت ادا کیا کرتے اور رات کے آخر میں یہی دو رکعتیں ادا کرتے؟

بلکہ اس کا معنی وہی ہے جو ہم بیان کر چکے کہ اس میں جواز کا بیان ہے، اور یہی جواب صحیح بھی ہے۔ اھ

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وتر کے بعد دو رکعت ادا کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے کہا:

اس میں حکمت یہ ہے کہ:- واللہ اعلم - وتروں کے بعد لوگوں کے لیے نماز کے جواز کو بیان کیا جاسکے۔ اھ فتاوی اسلامیۃ (1/339)۔

اور اگر آپ رات کو تہجد پڑھنا چاہیں تو آپ کے لیے جماعت کے ساتھ وتر ادا کرنے جائز ہیں اور اس کے بعد جتنی نماز چاہیں آپ وتر لوٹائے بغیر دو دو رکعت کرکے ادا کریں ۔

اور یہ بھی جائز ہے کہ آپ جماعت کے ساتھ وتر ادا نہ کریں بلکہ اسے رات کے آخری حصہ تک موخر کردیں ۔

اس میں آپ کو اپنے مقتدیوں کا خیال رکھنا ہوگا کہ اگر انہیں آپ کے لیے علاوہ کوئی اور وتر نہیں پڑھا سکتا اور آپ کے وتر نہ پڑھانے سے وہ وتر ادا ہی نہیں کرینگے یا پھر وہ اچھے طریقہ سے وتر ادا نہیں کرسکیں گے تو پھر آپ کا ان کے ساتھ ہی وتر پڑھنا بہتر اور افضل ہے ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

جب میں نے سونے سے قبل وتر ادا کرلیے اور رات کے آخری حصہ میں بھی بیدار ہوجاؤں تو مجھے نماز کس طرح ادا کرنی چاہیے ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

جب آپ سونے سے قبل رات کے شروع میں ہی وتر ادا کرچکیں اور اللہ تعالی نے آپ کو رات کے آخری حصہ میں بیدار ہونے کی توفیق بخشی تو پھر آپ جتنی میسر ہوسکے دو دو رکعت کرکے نماز ادا کریں اور وتر نہ پڑھیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :
(ایک رات میں دوبار وتر نہیں) ۔
اور اس لیے بھی کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر ادا کرنے کے بعد بیٹھ کر دو رکعت ادا کیا کرتے تھے ۔ اھ

دیکھیں فتاوی اسلامیۃ (339/1) ۔

اور آپ کا یہ کہنا کہ میں ان کے ساتھ نفل کی نیت سے وتر ادا کرلوں اور وتروں کی نیت نہ کروں یہ ایک غیر مشروع عمل ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(رات کی نماز دو دو رکعت ہے) ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (472) صحیح مسلم حدیث نمبر (749) ، دیکھیں المغنی لابن قدامۃ المقدسی (539/2) ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ :

اس حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ وتروں کے علاوہ نفلوں میں دو رکعتوں سے کم ادائیگی نہیں ہوسکتی ۔ اھ

واللہ اعلم .